

سوال ۵: درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیے:

- (الف) چینی کے بنے ہوئے ظروف ۱۵۰ سال پرانے تھے۔ ()
 (ب) اسپتال کے وارڈ میں ڈاکٹر صاحب کی بھینس باندھی جاتی تھی۔ ()
 (ج) انسان کی آنکھ عموماً ترچھی ہوتی ہے۔ ()
 (د) یہاں پر دوائیوں کی جگہ تعویذوں سے علاج کیا جاتا ہے۔ ()
 (ه) وارڈ میں بکری باندھنے کا بھی بندوبست ہے۔ ()

سوال ۶: گزشتہ کل صبح سے رات تک کے واقعات لکھیے۔



- (۱) اپنے علاقے کی ڈسپنسری / ہسپتال کی صحت و صفائی کے بارے میں متعلقہ محکمے کو خط لکھیں۔
 (۲) ادبی، صحافتی اور قانونی تحریروں کا فرق بیان کریں۔

✽ آپ بیتی اُس تصنیف کو کہتے ہیں، جس میں مصنف نے اپنے حالات و واقعات خود قلم بند کیے ہوں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- (۱) طلبہ کو ڈائری یا روزنامہ لکھنے کی ترغیب دیجیے۔ (۲) روزمرہ زندگی کے تجربات اور واقعات پر مشتمل اخباری تراشوں کا اہم تیار کرنے کی ترغیب دیجیے۔ (۳) ادبی، صحافتی، دفتری اور قانونی تحریر کے فرق کو مثالی نمونوں سے واضح کیجیے۔



مرزا فرحت اللہ بیگ

ولادت: ۱۸۸۴ء وفات: ۱۹۴۷ء

مرزا فرحت اللہ بیگ دہلی (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ اسکول اور کالج کی تعلیم وہیں حاصل کی۔ تعلیم سے فارغ ہو کر حیدر آباد (دکن) چلے گئے۔ وہاں پہلے محکمہ تعلیم میں ملازم رہے۔ پھر محکمہ انتظامیہ میں ملازمت اختیار کر لی، جہاں ترقی کرتے کرتے اسٹنٹ ہوم سیکریٹری کے عہدے تک پہنچے۔ ان کے مضامین میں ”مولوی نذیر احمد کی کہانی کچھ میری کچھ ان کی زبانی“ اور ”دہلی کا ایک یادگار مشاعرہ“ بہت مشہور ہیں۔ دہلی کی با محاورہ زبان، سنجیدہ ظرافت کے علاوہ واقعہ نگاری کے لحاظ سے بھی ان مضامین کو اردو نثر کے شہ پاروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ مرزا فرحت اللہ بیگ کے مضامین کے مجموعے ”مضامین فرحت“ کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔



اُونہہ

- حاصلاتِ تعلیم: یہ سبق پڑھ کر طلبہ: (۱) سبق میں محاورے تلاش کر کے لکھ سکیں۔
(۲) سیاق و سباق کے حوالے سے دی ہوئی عبارت کا مفہوم لکھ سکیں۔
(۳) عام ضرورت کے فارم بھر سکیں۔ (۴) سابقہ اور لاحقے میں تمیز کر سکیں۔

طالب علموں کو دیکھو تو 'اُونہہ' کا زور سب سے زیادہ انہی میں پاؤ گے۔ سال بھر کھیل کود میں گزار دیا۔ امتحان کا خیال آیا تو 'اُونہہ' کردی، یعنی کل سے پڑھیں گے۔ آخر یہ 'اُونہہ' یہاں تک کھینچی کہ امتحان آ گیا۔ فیل ہوئے۔ اس فیل ہونے پر بھی 'اُونہہ' کردی۔ یہ 'اُونہہ' بہت ہی بامعنی ہوتی ہے۔ اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ باپ زندہ ہیں، کھانے پینے اور اُڑانے کو مفت ملتا ہے۔ اگر وہ بھی مر گئے تو جائیداد موجود ہے۔ قرضہ دینے کو سا ہو کار تیار ہیں۔ پھر پڑھ لکھ کر اپنا وقت کیوں ضائع کریں! دوسرے معنی یہ ہیں کہ ابھی ہماری عمر ہی کیا ہے، صرف اٹھارہ برس ہی کی تو ہے۔ اگر مڈل کے امتحان میں دو چار دفعہ فیل ہو چکے ہیں تو کیا حرج ہے۔ تیس سال کی عمر تک بھی انٹر پاس کر لیا تو سفارش کے بل پر کہیں نہ کہیں چپک ہی جائیں گے۔ یا کم سے کم ولایت جانے کا قرضہ تو ضرور مل جائے گا، اور ذرا کوشش کی تو بعد میں معاف ہو سکے گا۔

اس فیل ہونے پر ادھر انھوں نے 'اُونہہ' کی اور ادھر ماں باپ نے 'اُونہہ' کی۔

اس صورت میں ابا اور اماں کی 'اُونہہ' کا دوسرا مطلب ہے۔ یعنی یہ کہ بچہ ابھی فیل ہوا ہے، دل ٹوٹا ہوا ہے۔ ذرا کچھ کہا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ رو کر اپنی جان ہلکان کر لے یا کہیں جا کر ڈوب مرے۔ غرض، اس 'اُونہہ' نے صاحبزادے صاحب کی تعلیم کا خاتمہ بالآخر کر دیا۔

گھر والی کی اُونہہ سب سے خطرناک اُونہہ ہوتی ہے۔ کسی ماما پر خفا ہو رہی ہیں۔ وہ برابر جواب دیے جاتی ہے۔ یہ 'اُونہہ' کر کے خاموش ہو جاتی ہیں۔ لیجیے، نوکر شیر ہو گئے۔ گھر کا سارا انتظام درہم برہم، خود ان کے اختیارات سلب، گھر کی حکومت اُن سے چھن، ماماؤں کے ہاتھ میں چلی گئی۔ کوئی چیز چوری ہو گئی۔ بیگم صاحبہ نے ادھر ادھر ڈھونڈا۔ کچھ تھوڑا بہت غل مچایا۔ آخر 'اُونہہ' کر کے بیٹھ گئیں۔ اب کیا ہے! پٹاری میں سے کتنی چھالیا غائب، خرچ کی صندوقچی میں سے روپے پیسے غائب، صندوقوں میں سے کپڑے غائب۔ غرض، رفتہ رفتہ سارے گھر کا صفایا ہو گیا۔ ماما نے کوئی رکابی توڑ ڈالی۔ شکایت ہوئی، انھوں نے وہی اپنی 'اُونہہ' کا استعمال کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑے ہی دنوں میں الماری کے پیچھے سے شیشے اور چینی کا اتنا ٹوٹا ہوا سامان نکلا کہ خاصے کئی صندوق بھر جائیں۔ بچوں نے کونسلے سے دیواروں پر لکیریں کھینچیں، دروازوں پر پینسل سے کیڑے مکوڑے بنائے۔ پہلے تو یہ تھوڑی بہت بگڑیں، پھر 'اُونہہ' کر کے چپ ہو گئیں۔

اب رہے میاں، تو اُن کی 'اُونہہ' سب سے زیادہ تیز ہے۔ بیوی کسی بات پر بگڑیں، میاں 'اُونہہ' کہہ کر باہر چلے گئے۔

ہاں، یہ ضرور ہے کہ میاں بیوی کی یہ 'اُونہ' بعض دفعہ وہ کام کر جاتی ہے جو بڑے بڑے افلاطون صلاح کار بھی نہیں کر سکتے۔ بیوی کو غصہ آیا، میاں نے 'اُونہ' کر دی۔ چلو، لڑائی کا خاتمہ ہوا۔ میاں کسی بات پر بگڑے، بیوی نے 'اُونہ' کر دی، میاں کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ اگر 'اُونہ' کی بہ جائے جواب دیا جاتا تو میاں کو گھر چھوڑنا اور بیوی کو میکے جانا پڑتا۔

ہر معاملے کی دو ہی صورتیں ہیں۔ فتح یا شکست۔ اور دونوں صورتوں میں 'اُونہ' نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ شکست پر جس نے 'اُونہ' کی، اس نے گویا شکست کو شکست نہ سمجھا۔ جس نے فتح پر 'اُونہ' کی، اس نے گویا اپنی ہمت کی قدر نہیں کی۔ وہ آج نہیں ڈوبا تو کل ڈوبے گا۔ دنیا میں وہی لوگ کچھ کر سکتے ہیں جو فتح کو فتح اور شکست کو شکست سمجھیں۔ اب رہے 'اُونہ' والے، جو لاپرواہی سے شکست اور فتح کو برابر سمجھتے ہیں۔ ان کا بس خدا ہی مالک ہے۔ دنیا سے اگر مرث نہ جائیں گے تو کم سے کم جوتیاں ہمیشہ ضرور کھائیں گے۔

(ماخوذ از: "مجموعہ مرزا فرحت اللہ بیگ" جلد سوم، مضامین)



سوال ۱: درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے:

- (الف) طالب علموں کے "اُونہ" کرنے کی وجوہات تحریر کیجیے۔
(ب) اس سبق میں مصنف نے کہاں کہاں طنز اور کہاں کہاں مزاح سے کام لیا ہے؟ تین مواقع تحریر کیجیے۔

(ج) اس سبق میں ابا اور اماں کی "اُونہ" کا کیا مطلب ہے؟

(د) میاں بیوی کی "اُونہ" کیسے فائدہ مند ہے؟

سوال ۲: درج ذیل جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) قرضہ دینے کو تیار ہیں:

(۱) استاد (۲) ماں باپ

(۳) ساہوکار (۴) دوست

(ب) الماری کے پیچھے سے ٹوٹا سامان نکلا:

(۱) شیشے اور چینی کا (۲) مٹی اور شیشے کا

(۳) پلاسٹک اور کاغذ کا (۴) اسٹیل اور تانبے کا

(ج) 'اُونہ' کر کے چپ ہونے سے نوکر ہو جاتے ہیں:

(۱) شیر (۲) بادب

(۳) دلیر (۴) نافرمان

(د) بچوں نے دیواروں پر لکیریں کھینچیں:

(۱) چاک سے (۲) کونکے سے

(۳) رنگ سے (۴) چونے سے

سوال ۳: سبق میں موجود محاورات تلاش کر کے ان کے معانی تحریر کیجیے۔